Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ

یوم:- جمعہ ٭ ۱۴ر شعبان سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۸ر شہادت ۱۳۳۴ہش ٭ ۸ر اپریل ۱۹۵۵ء | نمبر ۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور حالت بہتر محسوس فرماتے ہیں۔ ڈاکٹر کی رائے میں صحت میں کافی ترقی ہوئی ہے

کراچی ۶ر اپریل (۲ بجکر بیس منٹ بعد دوپہر) بذریعہ تار۔ "کل حضرت صاحب کی طبیعت بہتر رہی سوائے اس کے کہ شام کے وقت کچھ بے چینی پیدا ہو گئی۔ مگر رات آرام سے گزری۔ اور آج صبح حضور اپنی طبیعت بہتر محسوس کرتے ہیں"۔ (حشمت اللہ)

تار موصولہ از پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کراچی۔ (جو کراچی سے ۵/۴/۵۵ کو سوا دو بجے بعد دوپہر چلی مگر یہاں ۵/۴/۵۵ کی شام کو پہنچی۔) "حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ آج صبح (۵/۴/۵۵) حالت بہتر محسوس فرماتے ہیں۔ ڈاکٹر جمال صاحب نے کل دوپہر کو حضور کا معائنہ کیا اور یہ رائے ظاہر کی۔ کہ حضور نے کراچی کے ایک ہفتہ قیام میں کافی ترقی کی ہے"۔

نوٹ:- اس تار کے رستہ میں رک جانے کی وجہ سے بعد کی تار جس میں دل کے حملہ اور بے چینی کا ذکر تھا پہلے پہنچ گئی۔ احباب خصوصیت سے دعا فرماتے رہیں۔

کابل کے پاکستانی سفارتخانے کی حفاظت کے لئے پولیس کا کوئی انتظام موجود نہ تھا

حملہ کے عینی شاہد ایک مصری صحافی کا بیان

پشاور ۷ر اپریل مصری صحافی السید عبدالحلیم نے آج یہاں پر کابل کے پاکستانی سفارتخانے پر حملہ کی مزید تفصیلات بیان کیں۔

آپ نے حملہ کے عینی شاہد کی حیثیت سے بیان دیتے ہوئے کہا۔ جب میں نے پاکستانی سفارت خانہ دیکھا۔ اس وقت پولیس کی طرف سے حفاظت کا کوئی انتظام نہ تھا۔ سفارتخانے کی تین چار موٹریں بالکل تباہ ہو چکی تھیں۔ اور سرکاری کاغذات چاروں طرف بکھرے پڑے تھے۔ عمارت کے ٹیلیفون کی تاریں باہر سے کاٹی جا چکی تھیں۔ اور سفارت خانے میں مقیم پاکستانی خطرے میں گھر گئے تھے۔

مسٹر چرچل دارالعوام کے رکن رہینگے

لندن ۷ر اپریل سر ونسٹن چرچل نے ایک بیان میں کہا ہے اپنی عمر اور صحت کو دیکھتے ہوئے آئندہ انتخابات کے متعلق ذمہ داری لینے سے قاصر تھا۔ اسلئے وزارت عظمےٰ کے عہدے سے مستعفی ہؤا ہوں۔ آپ نے مزید کہا میں دارالعوام کے رکن کی حیثیت سے کام کرتا رہونگا۔

چوہدری محمد ظفراللہ خان پاکستان تشریف لا رہے ہیں

کراچی ۷ر اپریل۔ سابق وزیر خارجہ پاکستان اور بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج چوہدری محمد ظفراللہ خان پاکستان کے مختصر دورے پر آج کراچی پہنچ رہے ہیں۔

فدا حسن ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہونگے

لاہور ۷ر اپریل۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ حکومت پنجاب کے چیف سیکرٹری سید فدا حسن حکومت مغربی پاکستان کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری کے عہدے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔

سید فدا حسن چھ سال قبل بھی پنجاب کے چیف سیکرٹری رہ چکے ہیں۔ تقسیم کے فوراً بعد وہ پنجاب کے ہوم سیکرٹری کے عہدے پر مامور کئے گئے۔ اس کے علاوہ وہ پنجاب کے کمشنر بحالیات اور لاہور ڈویژن کے کمشنر بھی رہ چکے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کے معدنی وسائل بھارت کے سپرد کر دیئے گئے

نئی دہلی ۷ر اپریل۔ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی نے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ ریاست کے معدنی وسائل۔ کانیں اور تیل کے ذرائع بھارت کی نگرانی میں دے دیئے جائیں اسمبلی نے شہریت کے قانون میں بھی تبدیلی کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس تبدیلی سے تارکانِ وطن کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔

اسرائیل کا رویہ اقوام متحدہ کے منشور کی کھلی توہین کے مترادف ہے

اقوام متحدہ ۷ر اپریل غازہ پر اسرائیلی حملے کے متعلق عارضی صلح کمیشن کی رپورٹ پر سلامتی کونسل میں جو بحث ہو رہی تھی۔ کل رات اسے ملتوی کر دیا گیا ——— رات مصری نمائندے نے کونسل میں تقریر کرتے ہوئے اسرائیل پر الزام لگایا کہ اس نے سلامتی کونسل کو اپنے پراپیگنڈے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ مصری نمائندے نے مزید کہا حکومت اسرائیل نے ایک عرصہ سے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کے منشور کی کھلی توہین کے مترادف ہے۔

بہاولپور میں مہاجرین کیلئے مکانات

بغداد الجدید ۷ر اپریل۔ حکومت بہاولپور نے مہاجرین کی آبادکاری کے لئے ایک کروڑ دس لاکھ روپیہ کے مصرف سے دو دو کمروں میں مشتمل مکانات بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ چار نواحی شہروں کی تعمیر کے لئے بھی حکومت مزید خرچ منظور کر رہی ہے۔

٭ دو کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ دے گا اس رقم سے پنجاب میں نہروں کو ملانے کی سکیم مکمل کی جائے گی۔

٭ بھیجنے کی دعوت دی ہے۔

آسٹریلیا مزید دو کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ پاکستان کو دے گا

کراچی ۷ر اپریل ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کولمبو منصوبہ کے تحت آسٹریلیا پاکستان کو مزید ٭

برطانوی فوجیں قبرص میں داخل ہو گئیں

لندن ۷ر اپریل ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانوی فوجیں امن و امان بحال کرنے کے لئے قبرص میں داخل ہو گئی ہیں گذشتہ دنوں وہاں برطانیہ کے خلاف جو مظاہرے ہوئے۔ ان کی وجہ سے یہ اقدام کیا گیا ہے۔

برازیل کی کابینہ مستعفی ہو گئی

واشنگٹن ۷ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ برازیل کی کابینہ مستعفی ہو گئی ہے۔ صدر نے استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

٭ ماسکو ۷ر اپریل حکومت روس نے یوم مئی کی تقریبات میں حصہ لینے کے لئے بھارتی کمیونسٹ پارٹی کو اپنے نمائندے ٭

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

٭ مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ اپریل ۱۹۵۵ء

باوقار کام

امریکہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر امجد علی شاہ نے علاقائی دفتر روزگار لاہور میں تعلیم یافتہ بے روزگاروں کو جو یہاں روزگار کے حصول کے لئے جمع تھے خطاب کیا۔ اور انہیں جھوٹے وقار کی لعنت سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے پیشہ ورانہ تربیت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور مشورہ دیا کہ بجائے کلرکی کے جو بظاہر زیادہ محفوظ اور باعزت پیشہ تصور کیا جاتا ہے۔ فنی مہارت حاصل کرنے کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے کہا کہ

"امریکہ میں مزدوری کو خواہ فنی ہو یا دستی دیگر باوقار پیشوں کی طرح عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے"

جہاں ہر ایک ملک کے لئے تعلیم ضروری ہے۔ وہاں یہ امر بھی ضروری ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کا مقصد محض کسی دفتر میں ملازمت نہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ جیسا کہ اب تک شاید ہمارے ملک میں سمجھا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سرکاری یا نجی دفتروں میں کام کے لئے تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے کاموں میں تعلیم بے کار ہے۔ اور فنی یا دستی کام کے لئے تعلیم کی ضرورت نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں کوئی ملک صنعت و حرفت میں خاطر خواہ ترقی نہیں کر سکتا جب تک ان کاموں میں تعلیم یافتہ لوگ حصہ نہ لیں۔ دستی کاموں سے لے کر سائنٹفک صنعتوں تک ہر کام میں تعلیم یافتہ لوگ ان پڑھ لوگوں سے زیادہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور نہ صرف اپنی روزی کما سکتے ہیں۔ بلکہ ملک کی بہبودی میں حصہ لے سکتے ہیں۔

جیسا کہ مسٹر امجد علی نے بتایا ہے کہ امریکہ میں لوگ دستی اور فنی کاموں کو باوقار پیشہ سمجھتے ہیں۔ امریکہ ہی میں نہیں بلکہ تمام ترقی یافتہ ملکوں میں کلرکی وغیرہ سے دستی اور فنی کاموں کو بدرجہا بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اور اس میں بجائے توہین کے عزت اور آزادی خیال کی جاتی ہے۔ جو حقیقت ہے:

ہمارے ملک میں ایسے لوگوں کی اکثریت ہے جو میٹریکولیشن پاس کر کے کوئی روزگار اختیار کرنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ اور چونکہ ان کی تعلیم صرف لکھنے پڑھنے تک محدود ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی دوڑ دھوپ زیادہ سے زیادہ دفتروں تک ہوتی ہے۔ ہر سال ہزاروں ایسے نوجوان دفتروں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اگر کسی دفتر میں ایک اسامی ہوتی ہے۔ تو اس کے لئے بیسیوں اور پچاسوں نہیں بلکہ سینکڑوں امیدوار ہوتے ہیں۔ ایک کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو باقی کسی دوسرے دفتر کی طرف رخ کر لیتے ہیں۔ کئی کئی سال تلاش ملازمت میں گزرتے جاتے ہیں۔ اور جو کچھ پاس اندوختہ ہوتا ہے۔ وہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ مایوسی سے نہائت خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس میں تعلیم یافتہ لوگوں کا بھی اتنا قصور نہیں جتنا کہ ان کے والدین اور سلسلہ تعلیم کا ہے۔ جو ہمارے ملک میں رائج ہے۔ والدین اپنے بچوں کی آئندہ زندگی کا لحاظ کئے بغیر اندھا دھند انہیں تعلیم دلائے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ تعلیم آجکل ضروری ہے۔ اور ہمارا سلسلہ تعلیم ایسا ہے۔ کہ سوائے لکھنے پڑھنے کے ہمارے بچوں کو اور کوئی شوق ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب تعلیم حاصل کر لی جاتی ہے۔ تو پھر سوچا جاتا ہے کہ روزگار کا کیا بندوبست کیا جائے۔ ایسے لوگوں کے دل میں سوائے کلرکی کے اور کیا خیال آ سکتا ہے۔

یہ کام حکومت کا بھی ہے کہ وہ اگر علاقائی دفتر روزگار میں تعلیم یافتہ لوگوں کا ہجوم کلرکی کی تلاش میں نہیں دیکھنا چاہتی تو سلسلہ تعلیم میں ایسی تبدیلیاں کرے جس سے بچوں کے لئے ایسے مواقع بہم پہنچائے جائیں۔ کہ وہ ضروری تعلیم کے ساتھ ساتھ فنی یا دستی کام میں مہارت بھی پیدا کر سکیں:

بھارت کے مسلمان

"بھارت کے مسلمان ایسی لاچاری اور کسمپرسی کے عالم میں مبتلا ہیں کہ غالباً دنیا کے کسی دوسرے خطہ میں کوئی دوسری قوم اس حالت میں نہیں۔ پرسنل لاء ثقافت اور زبان کی حفاظت کا حق ہر قوم اور ہر گروہ کے لئے بین الاقوامی طور پر تسلیم کیا جا چکا ہے۔ لیکن بھارت کے مسلمانوں کو یہ بھی حاصل نہیں۔ انڈین یونین کی مسلم لیگ کی مندرجہ ذیل کارروائی سے جو ٹائمز آف انڈیا میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔

مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے کل اپنے اجلاس میں بھارت و پاکستان کے وزراء اعظم کی مجوزہ ملاقات کا خیر مقدم کیا۔ اور یہ توقع ظاہر کی۔ کہ علی نہرو ملاقات بھارت و پاکستان کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنا دیگی مجلس عاملہ کا دو روزہ اجلاس جس کی صدارت مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد اسمٰعیل نے کی تھی بھارتی مسلمانوں کے مختلف مسائل کے متعلق متعدد قرار دادیں پاس کرنے کے بعد کل برخاست ہو گیا۔ شادی کے خاص ایکٹ سے مسلمانوں کو مستثنےٰ رکھنے سے بھارتی حکومت نے جو انکار کیا ہے۔ اس پر مجلس عاملہ نے سخت تشویش کا اظہار کیا۔ اور بھارتی مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ ماہ رمضان کے پہلے جمعہ کو یوم تحفظ شریعت منائیں۔ اور حکومت پر یہ واضح کر دیں۔ کہ وہ پرسنل لاء میں مداخلت پسند نہیں کرتے۔ قرارداد میں اس بات پر اظہار تشویش کیا گیا۔ کہ یوپی کے مدرسوں میں مسلمانوں کے بچوں کو مذہب اسلام کی تعلیم دینے سے انکار کیا جا رہا ہے۔ اور کلچر کے نام پر انہیں دوسرے مذہب کی درسی کتابیں پڑھنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ تجویز میں اردو کی ترقی کے سلسلہ میں حکومت یوپی کے غیر ہمدردانہ رویہ پر نکتہ چینی کی گئی"

(مقاصد کراچی ۲ اپریل ۱۹۵۵ء)

مندرجہ بالا طویل عبارت اخبار "مقاصد" کراچی مورخہ ۲ اپریل کی ہے۔ اگر یہ باتیں درست ہیں۔ تو ہم پنڈت نہرو اور بھارت کے دوسرے لیڈروں کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں کہ وہ ان شکایات کو رفع کرنے کے لئے جلد از جلد کوئی موثر اقدام کریں بھارت کا دعوٰی ہے کہ وہ ایک سیکولر حکومت ہے۔ اور اس کا وقار اور طاقت اسی میں ہے۔ کہ وہ ملک سے ایسے تمام امکانات کو ختم کر دے۔ جن سے کسی مذہبی گروہ کو شکایت پیدا ہوتی ہو۔ بھارت میں تقریباً تمام یا اکثر مذاہب کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ملک کے امن کے لئے ضروری ہے کہ متعصب لوگوں کو جو صرف ایک مذہب کو بزور اکراہ سے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں ایسی سرگرمیوں سے روکا جائے۔ خاصکر آجکل جبکہ بھارت اور پاکستان کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کرنے پر غور کرنے کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ ایسی شکایات نہ پیدا ہونے دی جائیں۔ جن سے مسلمانوں کے دل کو تکلیف ہو:

ایک ضروری تصحیح

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے —

اخبار الفضل مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۴ء میں جو اعلان قافلہ قادیان کے تعلق میں شائع ہوا تھا اس میں صفحہ ۴ پر زیر نمبر ۱۱۲ ایک بچی مسماۃ امۃ المجیب کے ساتھ بنت ملک محمد شفیع کے الفاظ شائع ہوئے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ دراصل یہ بچی ملک صاحب مذکور کی لڑکی نہیں ہے بلکہ ربیبہ ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۲ اپریل ۱۹۵۵ء)

محررین صدر انجمن احمدیہ کے امتحان کے متعلق ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے امتحان "محررین" میں شامل ہونے والے امیدواروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا امتحان ۱۱ اپریل ۱۹۵۵ء کی بجائے ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء کو بوقت ایک بجے بعد دوپہر ہوگا۔ لہذا جملہ امیدواران وقت مقررہ پر نظارت المال میں پہنچ کر امتحان میں شامل ہوں۔ (ناظر بیت المال)

انیس سالہ جہاد کبیر

میں شامل ہونے والے بقایا داروں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ خط و کتابت میں اس دفتر کی چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔ اس حوالہ سے ان کو جواب بھی فوراً ملے گا۔ ورنہ دفتر کو وقت بہت صرف کرنا پڑتا ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

مساجد کے اماموں کا واجبی اکرام ہونا چاہیئے

نماز کے متعلق "کتاباً موقوتاً" کے حکم کی ضروری تشریح

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

میں نے ربوہ کی مساجد میں مقررہ اماموں کے اکرام کے خلاف ایک رجحان نوٹ کرکے ربوہ میں ایک مقامی مشورہ جاری کیا ہے۔ چونکہ اسی قسم کا نقص بعض بیرونی مقامات میں بھی پیدا ہو رہا ہوگا۔ اس لئے یہ ہدایت الفضل میں بھی شائع کرائی جارہی ہے۔ تا بیرونجات کے دوست بھی اس مشورہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ وکان اللہ معنا اجمعین

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۴/۴/۵۵

بخدمت محترم ناظر صاحب تعلیم و تربیت و جنرل پریذیڈنٹ صاحب و ائمہ مساجد ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چونکہ اس زمانہ کی مصروفیات کے پیش نظر کچھ عرصہ سے ربوہ کی مساجد میں نمازوں کا وقت معین صورت میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ مثلاً یہ کہ ظہر کی نماز پونے ایک بجے ہو۔ اور عصر کی نماز چار بجے ہو۔ وغیرہ ذالک۔ اس لئے اس تعین کے نتیجہ میں ایک ایسی خرابی پیدا ہو رہی ہے جسے گویا دوسری انتہا کی خرابی کہنا چاہیئے یعنی اس انتظام کی وجہ سے امام مسجد کے اکرام اور احترام میں فرق پیدا ہو رہا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جونہی کہ نماز کا مقررہ وقت آتا ہے۔ اور گھڑی کی سوئی پونے ایک بجے یا چار بجے پر پہونچتی ہے۔ تو مقررہ امام کا انتظار کرنے کے بغیر بلا توقف کسی اور حاضر الوقت بزرگ کو پیش امام بنا کر نماز شروع کر دی جاتی ہے یہ بات مقررہ امام کے اکرام کو کم کرنے والی اور اس کے احترام کے خلاف ہے۔ کہ چند منٹ کے لئے بھی اس کا انتظار نہ کیا جائے۔

بے شک نماز کے متعلق قرآن مجید میں **کتاباً موقوتاً** کے الفاظ آتے ہیں۔ مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ نماز کسی معین منٹ پر ادا ہونی چاہیئے۔ اور کسی صورت میں بھی اس سے آگے **پیچھے** نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ہر نماز کے لئے **اول** اور **آخر** اوقات مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور ان دو وقتوں کے درمیان نماز ادا ہونی ضروری ہے۔

بہر حال اسلام نے امام کا جو اکرام مقرر کیا ہے۔ (جس کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ اگر امام نماز میں سہواً کوئی غلطی بھی کر جائے۔ اور توجہ دلانے پر بھی اسے اپنی غلطی کا احساس نہ ہو۔ تو مقتدیوں کو اس غلطی کا علم ہونے کے باوجود امام کی اتباع کرنی پڑتی ہے) اسی اکرام کا تقاضا ہے۔ کہ امام کا اکرام محفوظ رکھا جائے۔ اور صرف چند منٹ کے انتظار کی وجہ سے اس اکرام میں رخنہ پیدا کرنا کسی طرح مناسب نہیں۔ آخر ہمارے دوست مسجد مبارک ربوہ میں حضرت صاحب کے لئے جبکہ حضور کسی اہم دینی کام میں مصروف ہوتے ہیں۔ بعض اوقات لمبا لمبا وقت انتظار کرتے ہیں۔ تو اگر کسی وقت کسی دوسرے مقررہ امام کے لئے صرف چند منٹ انتظار کر لیا جائے۔ تو یقیناً اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ یہ امر اسلام کی عمومی روح کے عین مطابق ہے۔ اور پھر یہ بات بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ مختلف گھڑیوں کے وقت میں بھی چند منٹ کا فرق ہو جایا کرتا ہے۔

لہٰذا میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ ربوہ کی مساجد میں نمازوں کا وقت مقرر ہونے کا یہ مطلب نہیں سمجھا جائے گا۔ کہ جونہی کہ مقررہ منٹ آئے امام کا انتظار کرنے کے بغیر بلا توقف کسی اور دوست کو آگے کرکے نماز شروع کرادی جائے۔ بلکہ مناسب وقت مثلاً چار یا پانچ منٹ انتظار کرنے کے بعد نماز شروع کرانی چاہیئے۔ ہاں اگر زیادہ دیر ہو جائے۔ تو بے شک نماز کرا دینے میں حرج نہیں۔ کیونکہ دوسری طرف یہ بات بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔ کہ اس زمانہ میں لوگوں کی مصروفیت اور خصوصاً ملازم پیشہ اصحاب کے اوقات زیادہ لمبے انتظار کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اور اندیشہ ہوتا ہے کہ زیادہ انتظار کی وجہ سے لوگ باجماعت نماز میں سستی نہ کرنے لگ جائیں۔ البتہ خلیفۂ وقت اور امام جماعت کا مقام ضرور ایسا ہے کہ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ اس کے لئے لمبا انتظار بھی حقیقۃً عبادت میں ہی داخل ہوتا ہے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (مسیح موعود)

انگلستان میں الٰہی وعدوں کے پورا ہونے کے نظارے

از مکرم لطیف احمد صاحب پراچہ مقیم لنڈن

قادیان میں مسجد اقصیٰ سے مسجد مبارک یا احمدیہ بازار کی طرف جاتے ہوئے صدر انجمن کے دفاتر کی عمارت کے باہر جلی الفاظ میں لکھا ہوا یہ الہام میں قریباً ہر روز پڑھا کرتا تھا۔ اور مجھے کچھ اس قدر لطف محسوس ہوتا کہ اکثر اونچی آواز سے پڑھتا اور گزر جاتا دن گزرتے رہے۔ سال گزرتے رہے۔ اور یہ سلسلہ یونہی جاری رہا۔ زمانہ نے کروٹ بدلی ۱۹۴۷ء کے نہ بھولنے والے حالات پیش آگئے۔ میں ان دنوں بھی قادیان میں تھا۔ اگست میں فسادات شروع ہوئے۔ ستمبر گزرا۔ اکتوبر بھی۔ اور اس اثناء میں قادیان کے کھلے کھلے میدانوں محلوں اور کوٹھیوں کی آبادی سکڑ کر کچھ تو بورڈنگ ہاؤس میں آگئی۔ اور کچھ حلقہ مسجد مبارک میں۔ اور بہت سے احباب ہجرت کر گئے۔ ان ایام میں بھی جبکہ ہم چند نوجوان مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرنے کے لئے جاتے۔ (مسجد اقصیٰ میں ان دنوں میں بھی کم از کم ایک نماز باجماعت ضرور ہوا کرتی تھی) تو چھوٹی سی گلی میں سے گزرتے ہوئے میری نظر پھر ان الفاظ پر جا پڑتی۔ ہم لوگ کس قدر بے بسی میں تھے۔ شاید یہ اندازہ لگانا بھی ممکن نہ ہو۔ ایک طرف ہمت اور جوش تھا۔ اور دوسری طرف بے چارگی کا یہ عالم کہ قادیان ہی میں جہاں سے دنیا کے کونے کونے میں پھیلنے کے وعدے خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب سے کئے تھے۔ اسی قادیان میں ہم چند گھروں میں محدود ہو گئے ہیں۔ ایسے عالم میں جب خدا تعالیٰ کے اس الہام کو پڑھتا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" تو میرا سر آسمان کی طرف غیر ارادی طور پر اٹھ جاتا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر پورا یقین اور ایمان تھا وہ پورے ہونے یقینی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نوشتے کبھی نہیں ٹل سکتے۔ وہ اس نور کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا وعدہ کر چکا ہے۔ وہ اس وعدہ کو پورا کریگا۔ وہ اسے پورا کرنے کی ہر طاقت رکھتا ہے۔ میں جو برسوں تک خدا تعالیٰ کے اس کلام کو پڑھتا رہا۔ کبھی ارادۃً اور اکثر غیر ارادی طور پر بھی۔ کبھی پڑھ کر یونہی گزر جاتا۔ اور کبھی سوچتا کہ ایسا ہوگا تو کتنا اچھا ہوگا۔ اور کبھی کہتا کہ ضرور ہوگا۔ اور اس کے تصور سے مسرور ہو جاتا۔ اور پھر ایک دن ایسا بھی آیا۔ جبکہ انہی الفاظ کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سر اٹھایا۔ ایسی حالت میں کہ ایمان تو محکم تھا مگر سوال طلب نگاہیں بھی تھیں۔ جو خاموشی سے کہہ رہی تھیں کب اور کیسے؟ اور آج سات سال بعد جب انگلستان پہونچا۔ تو وہ نظارہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس وقت جبکہ دنیا کے ایک خاص علاقے کو دیکھنے اور سفر کرنے کا موقعہ ملا ہے مجھے وہ نور ہر جگہ چمکتا ہوا نظر آیا۔ اس کی کرنیں پھوٹ پھوٹ کر منور کر رہی تھیں۔ اور وہ روشنی اس قدر تیز اور پر اثر ہے کہ ایٹم اور نیوکلیئر کی شعاعوں میں گھرے ہوئے مادہ پرستوں کی آنکھوں کو بھی خیرہ کر رہی ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ایسے پچھلے تین ماہ سے مختلف ممالک کے مبلغین لنڈن تشریف لا رہے ہیں۔ سب سے پہلے سید جواد علی اور سید محمود احمد تشریف لائے سید محمود احمد صاحب لنڈن میں ...

مجلس شاورت میں شمولیت کرنیوالے احباب کرام سے

— ایک گزارش —

مجلس شاورت میں شمولیت کی توفیق پانے والے تمام احباب سے گزارش ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کو کھیلوں اور "ربوہ رننگ کلب" کو ترقی دینے کے لئے اڑھائی ہزار روپے عطیہ جمع کرنے کی اجازت دی گئی ہے، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لئے عطیہ بکیں چھپوائی گئی ہیں۔ جن میں ایک روپیہ اور دو آنہ والی رسیدیں ہیں۔ اور ہر ایک رسید پر خاکسار کی طرف سے بحیثیت مہتمم ذہانت و صحت جسمانی دستخط موجود ہیں۔ ان رسیدوں کی تقسیم کے لئے شوریٰ کے ایام میں مختلف احباب مقرر کئے جا رہے ہیں۔ لہٰذا تمام حضرات سے درخواست ہے۔ کہ وہ قصبہ جات کے نمائندگان کی طرف سے یہ رسیدیں پیش کی جانے پر قبول فرما کر سلسلہ کے نوجوانوں کی سرپرستی فرمائیں۔ (خاکسار: محمد رفیق مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اور سید جواد علی صاحب امریکہ تشریف لے گئے ہیں۔ مورخہ ، جنوری کو رشید احمد صاحب امریکن اور عبدالشکور صاحب کنزے آف جرمنی کی آمد ہوئی اسلام اور احمدیت کے یہ نئے سپاہی جو عیسائیت کو چھوڑ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئے۔ آج خدا کے دین کی فوج کے سپاہی بن کر آئے ہیں۔ انہیں دیکھکر آنسو بھر آئے۔ اور وہ آنسو خوشی کے تھے نہ غم کے۔ مگر دل بھر آیا۔ اور یہ آنسو ڈھلک پڑے اور وہ الفاظ میری آنکھوں کے سامنے ابھر آئے جو میں سالہا سال تک پڑھتا رہا تھا۔ اور وہ نقشہ میری آنکھوں میں کچھ اس تیزی سے پھر گیا کہ آنسو نہ رک سکے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

صدر انجمن احمدیہ کا دفتر، مسجد اقصٰے اور وہاں سے پھوٹے ہوئے نور کے چشمہ کی یہ کرنیں آج لوسٹن کے سٹیشن میں چمک رہی تھیں۔ بہت سے احباب سٹیشن پر موجود تھے۔ جن میں محترم باجوہ صاحب، مکرم مولود صاحب امام لنڈن مشن کے علاوہ میر محمود احمد صاحب مولوی عبدالرحمٰن صاحب۔ شیخ لئیق احمد صاحب مسٹر بشیرالدین پلینیر بیس۔ ۲ انگریز نومسلم اور کئی اور حضرات بھی شامل تھے۔ دوسرے روز رشید احمد صاحب اور کنزے صاحب کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا۔ جس میں لنڈن کے احمدی احباب کے علاوہ بہت سے دیگر انگریز اور پاکستانی احباب نے بھی شمولیت کی۔ دونوں اصحاب کا تعارف باجوہ صاحب نے کرایا۔ اسکے بعد رشید صاحب نے اپنے احمدیت قبول کرنے کے حالات بیان کئے اور بتایا کہ کیونکر اور کیسے انہوں نے احمدیت میں وہ چمکتا ہوا نور دیکھا۔ جس کی تلاش میں سعید روحیں ہمیشہ سرگردان رہتی ہیں۔ اس کے بعد مسٹر کنزے نے اسی طور پر اپنے شمول احمدیت کے حالات بیان کئے اور بتایا کہ جب مجھے وہ نور حاصل ہوگیا۔ تو میں نے فیصلہ کیا کہ کیوں نہ میں اس میں ڈوب کر اپنے آپ کو اس کا حصہ بنا لوں۔ تاکہ میرا وجود بھی وہ بھٹکوں کے لئے روشنی بہیا کر سکے سو وہ بھی اپنے چراغ کو اس چراغ سے روشن کریں جس کی لو قادیان میں جلائی گئی تھی۔

ان حضرات کی امریکہ کے لئے ابھی روانگی بھی نہیں ہوئی تھی کہ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کی سرکردگی میں مجاہدین کا ایک اور دستہ افریقہ جانے کے لئے یہاں پہنچا۔ انکے اور فردی کو ان کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا۔ مولوی مولود احمد خان صاحب بی اے امام مسجد لنڈن نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ اور جماعت احمدیہ اسلام کی ترقی کے لئے افریقہ میں ایک عرصہ سے جو جدوجہد کر رہی ہے۔ اس کا ذکر کیا اور احباب کو مولوی صاحب سے متعارف کرا کے مولوی صاحب سے درخواست کی کہ وہ اپنے حالات اور خیالات سے سامعین کو مستفیض کریں۔

مولوی نذیر احمد صاحب نے سبز عمامہ باندھے شلوار اور قمیص میں ملبوس تھے۔ انگریزی میں مختصر لیکن مؤثر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ ابتداء میں کیا کیا مشکلات مشن کو پیش آئیں۔ اور کیا کیا مالی روکیں تھیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ خدا تعالےٰ کے فضل اور مسلسل کوشش کے نتیجہ میں آج کس قدر مضبوط جماعتیں افریقہ میں قائم ہو چکی ہیں۔ اور کس طرح آج بااثر اور بارسوخ لوگ بھی حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ ریاستوں کے عملی اور مجلسی امور میں جماعت سے کس طرح مشورہ لیا جاتا ہے اور احمدیت کو کس طرح عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی مولوی صاحب موصوف نے اس امر کا بھی ذکر کیا کہ بہت سی مشکلات اور تکالیف ابھی موجود ہیں۔ مولوی صاحب کے ہمراہ افریقہ کے علاقہ گولڈ کوسٹ کے لئے صوفی محمد اسحاق صاحب بطور مبلغ تھے اور سیرالیون کے لئے مکرم قاضی مبارک احمد صاحب اور چوہدری محمود احمد صاحب اور مکرم خلیل احمد صاحب اختر تھے۔

جب ان نوعمر مجاہدین کا تعارف کرایا گیا، تو کیا اپنے اور کیا پرائے سبھی حیران اور متاثر تھے اور سبھی دیکھ رہے تھے کہ ان کے چہروں سے نور عیاں ہے جس کی روشنی سے ان کے سینے منور ہو چکے ہیں۔ مورخہ ۷ مارچ کو ایک اور تقریب باجوہ صاحب کے اعزاز میں الوداعی پارٹی کی حیثیت سے ہوئی۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سٹن (انگریز نومسلم) نے باجوہ صاحب کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جہاں میں ان میں بہت سی خوبیوں کا مداح ہوں۔ وہاں ان کے اخلاق اور ملنساری سے بہت متاثر ہوں۔ اور آج ان کی روانگی پہ حقیقتاً افسردہ ہوں۔ آپ کے بعد محترمی سید عبدالسلام صاحب نے نہایت اچھے انداز میں تقریر کرتے ہیں۔ اسلام کی خدمت کے جذبہ کو سراہا اور بتایا کہ اس کے نتائج کا ابتداء میں تصور کرنا ناممکن ہے۔ لیکن مستقبل میں اس کا نتیجہ یقیناً باعث رشک ہوگا۔

اس کے بعد مکرم مولود احمد صاحب نے ایک مختصر تقریر کی۔ جو جذبات میں ڈوبی ہوئی تھی۔ مکرم مولود صاحب نے باجوہ صاحب کے بارے میں بڑے درد بھرے لہجہ میں محبت اور تشکر کے جذبات کا اظہار کیا۔ مکرم مولود صاحب نے باجوہ صاحب کی اطاعت اور تعاون کا جو نمونہ پیش کیا ہے۔ میں ذاتی طور پر اس سے بہت متاثر ہوں

گذشتہ ایام میں CRYDON کی ایک کلب نے جو معمر عورتوں کی فلاح و بہبود اور کسی حد تک مذہبی امور کی انجام دہی کے لئے قائم ہے۔ مولود صاحب کو اپنے ہاں اسلام پر تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا۔ مولود صاحب وہاں تشریف لے گئے اور تقریر فرمائی۔ جو بہت کامیاب رہی۔ کلب کے ممبروں نے مسجد دیکھنے کی خواہش ظاہر کی

مورخہ ۸ جنوری کو جمعہ کے روز صبح سے کافی برفباری شروع ہو چکی تھی۔ مگر باوجود شدید سردی اور برفباری کے جمعہ شروع ہونے سے چند منٹ پہلے قریباً ۲۰ خواتین جو ایک ہی انجمن سے تعلق رکھتی تھیں۔ مشن کی دعوت پر مسجد میں تشریف لائیں۔ محترم باجوہ صاحب نے خطبہ جمعہ دیا۔ جس میں اسلام میں عورت کی حیثیت۔ عورت کے حقوق اور فرائض پر اسلامی نظریات کے مطابق روشنی ڈالی جمعہ کے بعد خواتین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اور ان کو اس کے متعلق سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ قریباً ایک ماہ کے بعد تبلیغ اسلام کے دو اور مواقع پیدا ہوئے۔ محترم مولود احمد صاحب نے لنکا کے وزیر اعظم کو قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ جو حال ہی میں جماعت کی طرف سے شائع ہوا ہے پیش کیا۔ اور دوسرا موقعہ وہ تھا جبکہ شہنشاہ ایران کو انگریزی ترجمہ و تفسیر پیش کی گئی۔ اور آج ہی محترم مولود صاحب نے مجھے ٹیلیفون پر بتایا کہ شہنشاہ نے ایران واپس پہنچ کر محترم موصوف کی خدمت میں ایک تحفہ بھیجا ہے یہ ایک کمپاس کی قسم کا آلہ ہے۔ جو دنیا کے مختلف علاقوں سے قبلہ کی سمت بتانے کے لئے بنایا گیا ہے یہ لکڑی کے ایک خوبصورت بکس میں نصب ہے۔ اس تحفہ کا ذکر آج کی خبروں میں ریڈیو امریکہ سے نشر ہوا۔ مولود صاحب سے یہ اطلاع پاکر مجھے صدر انجمن احمدیہ کی عمارت پر لکھے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کے الفاظ یاد آ گئے۔

"کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

اور آج مجھے وثوق ہے کہ انشاءاللہ تعالےٰ وہ دن دور نہیں۔ جب کہ میں اس الہام کو اس کی پوری شان کے ساتھ پورا ہوتے ہوئے دیکھ سکوں گا۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین اللھم آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

نمائندگان مجلس مشاورت اپریل ۵۵ء کی اطلاع کیلئے

گذشتہ سال سب کمیٹی نظارت تعلیم و تربیت کی تجویز کے مطابق شوریٰ نے یہ پاس کیا تھا۔ کہ "نظارت تعلیم و تربیت مقامی جماعتوں کے حالات کے بارہ میں ایک ایسی رپورٹ مرتب کرے۔ جو یہ ظاہر کرے کہ فلاں فلاں جماعت تربیت کے لحاظ سے اچھی ہے۔ اور فلاں فلاں خراب۔ اس رپورٹ میں اچھے اور برے دونوں قسم کے حالات کا جائزہ لیا جائے۔ اور بتایا جائے کہ جہاں انہیں کام میں ناکامی ہوئی ہے۔ وہاں اس کے کیا اسباب ہوتے ہیں۔ اور جہاں کامیابی ہوئی ہے۔ وہاں کامیابی کے کیا اسباب ہوتے ہیں۔ اس رپورٹ کی اشاعت سب جماعتوں میں کی جائے تاکہ جہاں جہاں کمزوری ہے۔ وہاں توجہ اور بیداری پیدا ہو"

(ریزولیوشن ۲۶۹ ء/ ۲۹/۲/۵۴)

نظارت تعلیم و تربیت نے مندرجہ بالا فیصلہ کی تعمیل میں جو رپورٹ مرتب کی ہے۔ اور جماعتوں کے حالات صوبائی امراء اور امراء ضلع کی معرفت معلوم کئے ہیں۔ نمائندگان کی اطلاع کے لئے انہیں چارٹوں کی صورت دی ہے۔ تاکہ احباب اپنی اپنی جماعت کی حالت کا معائنہ کرلیں اور واپس جاکر جماعت کی حالت کے مطابق ترقی یا اصلاح کی صورت کریں۔ یہ چارٹ مشاورت میں آویزاں کر دیئے جائیں گے۔ نمائندگان سے درخواست ہے کہ وہ مشاورت میں یہ چارٹ ضرور ملاحظہ کریں۔ بعض جماعتوں کی طرف سے باوجود بار بار مطالبہ کے رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ الفضل میں اعلان بھی کئے ہیں۔ اور ان جماعتوں کے عہدیداران سے خط و کتابت بھی کی گئی۔ مگر نظارت ہذا کو جماعتوں کے متعلق رپورٹ موصول نہ ہوئی۔ ان جماعتوں کے چارٹ بعد میں تیار ہو جائیں گے

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ضروری اعلان

ایسے اراکین جن کی عمر چالیس سال یا اس سے زائد ہو وہ بلحاظ اپنی عمر کے مجلس انصار اللہ کے ممبر ہیں جو انفرادی طور پر کہیں رہتے ہوں اور کسی مجلس انصار اللہ سے ان کا الحاق نہیں یا ایسی جماعت جہاں تین اراکین نہ ہونے کے باعث وہاں مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہو سکتی۔ انہیں چاہیئے کہ تنظیم انصار میں شامل ہونے کے لئے دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ سے فارم درخواست ممبری منگوالیں۔ اور اسے پُر کر کے دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں تا ان کا نام درج رجسٹر کیا جائے۔ اور مرکز سے تنظیم انصار کے متعلق براہ راست ہدایات بھجوا دی جایا کریں۔

(نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

عرش خداوندی کی حقیقت

(۲)

(از محمد طفیل صاحب منیر)

اب ایک طبعی سوال کہ عرش کے ذکر کی کیا ضرورت تھی کا جواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں لیجیئے۔

"ہر ایک چیز فنا قبول کرتی ہے۔ اور تغیر قبول کرتی ہے۔ مگر انسانی فطرت اس بات کے ماننے کے لئے مجبور ہے۔ کہ اس تمام عالم ارضی اور سماوی میں ایک ایسی ذات بھی ہے۔ کہ جب سب پر فنا اور تغیر وارد ہو۔ اس پر تغیر اور فنا وارد نہیں ہوگی۔ وہ اپنے حال پر باقی رہتا ہے۔ وہی خدا ہے۔ لیکن چونکہ زمین پر گناہ اور معصیت اور ناپاک کام بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ اور خدا کو صرف زمین تک محدود رکھنے والے آخر کار بت پرست اور مخلوق پرست ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ تمام ہندو ہو گئے۔ اس لئے قرآن شریف میں ایک طرف تو یہ بیان کیا۔ کہ خدا کو اپنی مخلوق سے شدید تعلق ہے۔ اور وہ ہر ایک جان کی جان ہے۔ اور ہر ایک ہستی اسی کے سہارے سے ہے۔ پھر دوسری طرف اس غلطی سے محفوظ رکھنے کے لئے کہ تا اس کے تعلق سے جو انسان کے ساتھ ہے۔ کوئی شخص انسان کو اس کا عین ہی نہ سمجھ بیٹھے۔ جیسا کہ ویدانت والے سمجھتے ہیں۔ یہ بھی فرما دیا۔ کہ وہ سب سے برتر ہے۔ اور تمام مخلوق سے وراء الوراء مقام پر ہے۔ جس کو شریعت کی اصطلاح میں عرش کہتے ہیں۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۹۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اور خدا کا تمام مخلوقات سے وراء الوراء ہونا اور سب سے برتر اور اعلیٰ اور دور تر ہونا اور اس کا تنزہ اور تقدس کے مقام پر ہونا جو مخلوقیت سے دور ہے۔ جو عرش کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس صفت کا نام تنزیہی صفت ہے۔ اور خدا نے قرآن شریف میں اس صفت کا ذکر کیا۔ تا وہ اس سے اپنی توحید اور اپنا وحدہٗ لاشریک ہونا اور مخلوق کی صفات سے اپنی ذات کا منزہ ہونا ثابت کرے۔ دوسری قوموں نے خدا تعالیٰ کی ذات کی نسبت یا تو تنزیہی صفت اختیار کی ہے۔ یعنی نرگن کے نام سے پکارا ہے۔ اور یا اس کو سرگن مان کر ایسی تشبیہہ قرار دی ہے۔ کہ گویا وہ عین مخلوقات ہے۔ اور ان دونوں صفات کو جمع نہیں کیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ان دونوں صفات کے آئینہ میں اپنا چہرہ دکھلایا ہے۔ اور یہی کمال توحید ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۹۱)

حضور کی اس عبارت سے یہ واضح ہو گیا۔ کہ خدا نے "عرش" کا ذکر کیوں کیا۔ مختصر طور پر ہم یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ (۱) عرش کے ذکر سے خدا کی لاثانیت و فردیت و وحدانیت کا اعلان کرنا مقصود تھا۔ (۲) دوسرے اس سے اس خیال خام کا ازالہ کرنا مقصود تھا۔ کہ خدا کبھی بندوں کی شکل میں متمثل ہو کر محدود نہیں ہوا۔ (۳) تیسرے اس سے اس طرف رہنمائی کرنا مقصود تھا۔ کہ بندہ خواہ کتنی ترقی ہی کیوں نہ کرلے۔ پھر بھی وہ مقام الوہیت سے لاکھوں کوس دور ہی رہتا ہے۔ کیونکہ خالق و مخلوقات کی ہمسری عقلاً و عملاً محال ہے۔ چہارم عرش الہٰی کے ذکر سے یہ مقصود تھا۔ کہ کمال توحید کی طرف رہبری کی جائے۔ اس طرح کہ جہاں انسان یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ خدائی صفات سے حصہ وافر لے کر خلیفۃ اللہ علی الارض کہلانے کا مستحق ہے۔ وہاں کچھ ایسی صفات الٰہیہ بھی ہیں۔ جن تک طاقت بشری کی رسائی نہیں۔ انہی صفات کو قرآن پاک نے "عرش" کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

جب قرآنی آیات سے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ خدا کا عرش پر مقید و محدود ہونا خدا کی شان کے شایاں نہیں۔ اور اسی طرح عرش الہٰی کوئی مخلوق شے نہیں۔ جس پر خدا بیٹھتا ہو۔ بلکہ یہ خدا تعالےٰ کی صفات تنزیہیہ ہیں۔ اس تمام تقریر کے بعد یہ بات قابل حل باقی رہ جاتی ہے۔ کہ اگر عرش کوئی مخلوق نہیں۔ تو پھر آیت قرآنی ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذٍ ثمانیۃ (الحاقہ ع ۱) کہ قیامت کے دن تیرے رب کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے کے کیا معنی ہیں۔ پھر اس آیت سے اشارۃ النص کے طور پر یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں چار فرشتے عرش کو اٹھاتے ہیں۔ یہ بھی قابل وضاحت ہے۔ سو اس کے متعلق عرض ہے کہ جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ عرش کوئی مادی مخلوق چیز نہیں۔ تو پھر یہاں "حمل" کے معنی بھی وہی ہوں گے۔ جو غیر مادی و غیر مخلوق عرش کے مطابق ہوں۔ جب ہم قرآن پاک پر "حمل" کے معنی دیکھنے کے لئے نگاہ دوڑاتے ہیں۔ تو ہمیں "حمل" کے معنی حقیقت کے اظہار کے بھی معلوم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا عرضنا الامانۃ علی السموٰات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہٗ کان ظلوماً جھولا (احزاب ع ۹) یعنی ہم نے اس امانت یعنی شریعت کو آسمان وزمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا۔ مگر انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور اس سے ڈر گئے۔ مگر انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ اور یقیناً وہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا اور نتائج سے بے پرواہ ہے۔ اس جگہ امانت کے اٹھانے کا ذکر ہے۔ جس کے صرف یہ معنی ہیں کہ وہ اس پر عمل کر کے اس کے نتائج اور اس کی خوبیوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح عرش کے اٹھانے کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ عرش کی حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور یہ ظاہر بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی صفات تنزیہیہ کو انسان پہنچ نہیں سکتا۔ سوائے اس طریق کے کہ صفات تشبیہہ کے ذریعہ صفات تنزیہیہ کا اظہار ہو۔ پس صفات تشبیہہ صفات تنزیہیہ کو ظاہر کرتی ہیں۔ اور ان کی حقیقت سے انسان فانی کو آگاہ کرتی ہیں۔

باقی رہا فرشتوں کی تعداد کا مسئلہ تو اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اب ہم فرشتوں کے اٹھانے کا اصل نکتہ ناظرین کو سناتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے تنزہ کے مقام میں یعنی اس مقام میں جبکہ اس کی صفت تنزہ اس کی تمام صفات کو روپوش کر کے اس کو وراء الوراء اور نہاں در نہاں کر دیتی ہے۔ جس مقام کا نام قرآن شریف کی اصطلاح میں عرش ہے۔ تب خدا عقول انسانیہ سے بالاتر ہو جاتا ہے۔ اور عقل کو طاقت نہیں رہتی۔ کہ اس کو دریافت کر سکے۔ تب اس کی چار صفتیں جن کو چار فرشتوں کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جو دنیا میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اس کے پوشیدہ وجود کو ظاہر کرتی ہیں۔ اول ربوبیت جس کے ذریعہ سے وہ انسان کی روحانی اور جسمانی تکمیل کرتا ہے۔ .... دوم خدا کی رحمانیت جو ظہور میں آچکی ہے .... تیسری خدا کی رحیمیت ہے .... یہ صفت بھی اس کے پوشیدہ وجود کو ظاہر کرتی ہے۔ چوتھی صفت مالک یوم الدین ہے۔ یہ بھی اس کے پوشیدہ وجود کو ظاہر کرتی ہے . . .

. . . .

. . . . کہ وہ نیکوں کو جزا اور بدوں کو سزا دیتا ہے۔ یہ چاروں صفتیں ہیں۔ جو اس کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ یعنی اس کے پوشیدہ وجود کا ان صفات کے ذریعہ سے اس دنیا سے پتہ لگتا ہے۔ اور یہ معرفت عالم آخرت میں دوچند ہو جائیگی۔ گویا بجائے چار کے آٹھ فرشتے (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۸)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کا

تازہ ارشاد احباب جماعت کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام احباب جماعت نے الفضل مورخہ ۳۱ مارچ میں پڑھ لیا ہوگا۔ ایسے وقت جبکہ ہمارا محسن لیڈر اور دنیاوی تمام رشتہ داروں سے پیارا آقا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے۔ خصوصیت سے جبکہ ہر احمدی کا دل حضور کی بیماری کی وجہ سے غمگین اور دست بدعا بدرگاہ الہٰی ہے۔ ہر احمدی کی طبعی خواہش ہے۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس آواز پر لبیک کہنے میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔

دفتر امانت تحریک جدید نے اس موقع پر "امانت خاص تحریک جدید" کی مد کھول دی ہے۔ دوست اس مبارک تحریک پر عمل کرتے ہوئے کہ جس پر عمل کرنا ثواب عظیم ہے۔ اس امانت میں روپیہ جمع کرائیں۔ جن دوستوں کا کسی بنک میں حساب ہو۔ وہ اپنے بنک کا چیک افسر امانت تحریک جدید ربوہ کے نام بھیجدیں۔ ہم روپیہ وصول کر کے آپ کا امانت کا حساب کھول دیں گے۔ اور جو نقد روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھجوانا چاہیں۔ وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام بھیجیں۔ مگر کوپن میں صاف تحریر فرماویں۔ کہ "امانت خاص تحریک جدید" میں یہ رقم جمع کی جائے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

پروگرام اوقات مجلس مشاورت

۷ اپریل ۵۵ء بروز جمعرات

۲-۳۰ بجے سے ۳ بجے تک تلاوت۔ دعا۔ افتتاحی تقریر صدر مجلس

۳ " " ۴-۳۰ " " ایجنڈا پیش ہونے کے بعد تقرر سب کمیٹیاں

۸ اپریل بروز جمعہ

۲-۳۰ بجے سے ۲-۴۵ بجے تک تلاوت و دعا

۲-۴۵ " " ۳ " " رپورٹ تعمیل فیصلہ جات مشاورت سال گذشتہ از ناظر اعلیٰ

۳ " " ۳-۰۵ " " اطلاع اضافہ ہائے بجٹ از سیکرٹری مجلس مشاورت

۳-۰۵ " " ۵-۳۰ " " رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ

۹ اپریل بروز ہفتہ

۷-۳۰ بجے سے ۱۲ بجے تک رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ

۲-۳۰ " " ۵-۳۰ " " رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ

۱۰ اپریل بروز اتوار

۷-۳۰ بجے سے ۱۲ بجے تک رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ و اختتامی تقریر صدر مجلس

(سیکرٹری مجلس مشاورت ربوہ)

یاد دہانی

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب)

الفضل مورخہ ۲۹ مارچ میں "تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ایک مفید تجویز" کے عنوان کے ماتحت میری طرف سے ایک مختصر سا نوٹ شائع ہوا ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ احباب اس امر پر غور کرتے کہ ابتداء میں دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کس طرح پھیلا۔ صوفیاء۔ علماء اور دیگر مبلغین اسلام نے تبلیغ اسلام کے لئے کیا کیا طریق اور کون کون سے ذرائع اختیار کئے۔ اور گزارش کی گئی تھی کہ احباب اپنے علم اور تحقیق کی بنا پر ایسے حالات و واقعات قلمبند کر کے نظارت ہذا کو مطلع کریں۔ تاکہ انہیں ایک یا زیادہ ٹریکٹوں کی صورت میں شائع کیا جائے جس سے تبلیغ اسلام کا شوق رکھنے والے احباب فائدہ اٹھا سکیں۔ مگر ایک ہفتہ ہونے لگا ہے کہ کسی دوست کی طرف سے بھی اس بارہ میں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ میں اس کو احباب کی عدم توجہ پر محمول نہیں کرتا۔ مجھے امید ہے کہ احباب اس بارہ میں تحقیق کر رہے ہوں گے۔ احباب جماعت میرے نوٹ کو مدنظر رکھ کر مطلوبہ حالات سے اطلاع دیں۔

مرزا شریف احمد جائنٹ ناظر دعوۃ و تبلیغ

خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

اخبار بینی

جملہ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے خدام کا اخبار بینی کے سلسلہ میں جائزہ لیتے ہوئے مندرجہ ذیل کوائف بہم پہنچائیں۔ (۱) تعداد کل خدام (۲) سلسلہ یا دیگر اخباروں کے خریداروں کی تعداد (۳) تعداد خدام جو خود خریدار تو نہ ہوں مگر روزانہ باقاعدگی سے اخبار بینی کرتے ہوں۔

مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام ربوہ — ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ پر ربوہ کے بعض خدام کو شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کے عطیہ جات جمع کرنے کی خاطر عطیہ بکیں دی گئی تھیں۔ بعض دوستوں نے ابھی تک کتابیں واپس نہیں کیں۔ اگر ان میں سے کسی کے پاس ابھی تک کچھ رسیدیں باقی ہوں تو ان کو چاہیئے کہ وہ مجلس مشاورت میں شمولیت کرنے والے نمائندگان سے فائدہ اٹھائیں۔ میں پر امید ہوں کہ وہ میری اس گذارش پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل فرمان کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضرور توجہ فرمائیں گے۔

"اگر تمہارے کسی کام کے اعلیٰ نتائج نہ نکلیں تو اس کی ذمہ واری تم پر نہ کہ خدا تعالیٰ پر۔"

مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری اعلان

بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتیں اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ چندہ تحریک خاص اور چندہ سفر امریکہ و یورپ ایک ہی تحریک یا چندہ کے دو مختلف نام ہیں۔ یعنی تحریک خاص میں چندہ سفر امریکہ و یورپ شامل ہے یہ درست نہیں ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ تحریک خاص کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۴ء میں تین سال کے لئے جاری فرمایا تھا۔ اور موصی احباب کیلئے اس کی شرح دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصیوں کے لئے ایک پیسہ فی روپیہ مقرر کرتے ہوئے حضور نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا تھا۔

چندہ سفر امریکہ طوعی چندہ ہے جس کی تحریک خود احباب جماعت کی طرف سے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء میں پیش ہوئی تھی۔ اس وقت اس خرچ کا اندازہ ۷۵۰۰۰ روپے لگایا گیا تھا جس کے پیش نظر جماعت نے کچھ نقد رقم ادا کی اور کچھ وعدہ جات لکھوائے۔ اس وقت تک اس مد میں کل وصولی ۲۸۴۲۱/- روپے ہوئی ہے۔ اب بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے سفر یورپ پر خرچ کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ روپے سے بھی زائد لگایا گیا ہے۔ بریں وجہ احباب جماعت کو اس تحریک کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے تاکہ یہ رقم جلد از جلد پوری ہو جائے۔ حضور نے اپنے پیغام ۱۳ مارچ ۱۹۵۵ء میں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

میاں شمس الباری صاحب معرفت محمد ابراہیم اینڈ کمپنی رحمت بلڈنگ صدر گھاٹ روڈ چٹاگانگ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

خدمتِ خلق کا قابلِ تقلید نمونہ

مورخہ ۴ اپریل کو قریباً ۲ بجے بعد دوپہر ایک ٹرک سرگودھا سے لائلپور کو جا رہا تھا۔ محلہ دارالیمن کے قریب پہنچا تو اس سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ ڈرائیور اور کلینر امداد کے لئے پکار اٹھے۔ اہل محلہ آواز سن کر فوراً امداد کو لپکے۔ خاکسار کا مکان جائے وقوع کے بالکل قریب تھا۔ آواز سن کر ننگے پاؤں پانی کی بالٹی لے کر پہنچا۔ اسی طرح باقی لوگ جن میں بڑے چھوٹے خدام۔ انصار۔ اطفال سب شامل تھے۔ بھاگ بھاگ کر پانی کی بالٹیاں لاتے رہے۔ آگ پر قابو پانا بڑا مشکل نظر آ رہا تھا مگر محلہ کے نوجوانوں نے بڑی ہمت سے کام لیا اور اوپر سے پانی اور مٹی پھینکنی شروع کی۔ ٹھیکیدار نور محمد صاحب لوہے کی بار لے آئے۔ جس سے روئی کی گانٹھیں جو آگ سے محفوظ تھیں باہر نکالنا شروع کیں۔ نوجوانوں نے خطرہ کا پورا احساس رکھتے ہوئے بہت تندہی اور پھرتی سے کام کیا۔ گانٹھیں باہر نکالیں اور اوپر سے پانی اور مٹی ڈال کر آگ بجھا دی۔ اگر نوجوان ذرا سستی دکھاتے تو ٹرک کا جل جانا یقینی امر تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ یہ حادثہ ایسی جگہ ہوا کہ جہاں ربوہ کی آبادی کا ایک حصہ وقت پر پہنچ گیا۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں تک پانی کی بالٹیاں لاتی رہیں۔ یہ نظارہ دیکھ کر محلہ والوں کی امداد کا اعتراف سب رہ گذر کر رہے تھے۔ بعد میں ٹرک کے مالک نے کلینر کو چائے پلائی۔ بہرحال محلہ والوں نے ہر طرح سے امداد کی۔

غلام رسول صدر محلہ دارالیمن

جملہ مبلغین توجہ فرمائیں

جملہ مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ (پاکستان) کو براہ راست فرداً فرداً بذریعہ ڈاک لکھا جا چکا ہے اب بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ:۔

مالی سال ۱۹۵۴-۵۵ء ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ مبلغین اپنی اپنی سالانہ کارگذاری کی رپورٹیں (از ۱-۵-۵۴ تا ۳۰-۴-۵۵) مفصل اور خوشخط لکھ کر مئی ۱۹۵۵ء کے پہلے ہفتہ میں دفتر ہذا کو بصیغہ رجسٹری بھجوا دیں۔ اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ

ولادت

(۱) خدا تعالیٰ نے عزیزم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کو اپنے خاص فضل کے ماتحت ۱۹ مارچ کو میڈرڈ میں پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری اللہ بخش کا پوتا اور ماسٹر محمد اسحٰق صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب نومولود کے خادم دین اور نیک صالح بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ سپین میں یہ پہلے احمدی کی پیدائش ہے۔

فضل کریم گورنمنٹ ہاؤس لاہور

(۲) خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے چوہدری کمال محمد صاحب آف کراچی کو مورخہ ۳۰-۳-۵۵ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب نومولود کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر اور پاکیزہ زندگی عطا کرے۔ اور دین اور قوم اور والدین کا سچا خادم بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اہلیہ چوہدری عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت المال

(۳) اللہ تعالیٰ نے مجھے ۲-۴-۵۵ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری محمد اکرم احمدی زمیندارہ سائیکل سٹور سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بڑے بھائی اور چھوٹی ہمشیرہ نے مختلف امتحان دئیے ہیں۔ اور میں بھی امتحان دے رہا ہوں احباب سے نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (انیس سہیل لائلپوری)

(۲) خاکسار کی اہلیہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ نیز خاکسار دیگر بہت سی پریشانیوں میں بھی مبتلا ہے۔ احباب اہلیہ کی صحت اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں نیز جماعت احمدیہ مورو سندھ کی ہر طرح کی ترقی کیلئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

عالم الدین از مورو سندھ

(۳) بندہ امسال ایس وی کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز بزرگان جماعت بندہ کی کوتاہیوں کے ازالہ کیلئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین۔

شریف احمد متعلم ایس وی گکھڑ

اگلے سال یکم جنوری سے بائیں کی بجائے دائیں طرف چلنا ہوگا

کراچی ۶ر اپریل۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سڑک پر "بائیں طرف چلو" کے بجائے "دائیں طرف چلو" کے قاعدہ پر یکم جنوری ۱۹۵۶ء سے عمل شروع ہوگا۔ سڑک پر چلنے کے قاعدہ میں تبدیلی کے فیصلہ کا اعلان آنریبل وزیر اعظم نے یکم ستمبر ۱۹۵۴ء کو اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کیا تھا۔ حکومت نے اس میں صوبائی کانفرنس کی سفارشات بھی منظور کرلی ہیں۔ جو "دائیں طرف چلو" کے فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک پروگرام مرتب کرنے اور خوشگوار طریق سے یہ تبدیلی کرانے کے ذرائع اور طریقوں کی سفارش کرنے کی غرض سے طلب کی گئی تھی۔ ان سفارشات کی بنیاد یہ ہے۔ کہ جب یہ تبدیلی عمل میں آئے۔ تو تمام متعلقہ لوگوں کی زیادہ سے زیادہ حفاظت ہوسکے۔ ان میں سے بعض سفارشات حسب ذیل ہیں۔ (۱) آئندہ بائیں طرف سے چلنے والی موٹر گاڑیاں درآمد کی جائیں۔

(۲) دائیں طرف سے چلنے والی موجودہ گاڑیوں پر سڑک پر چلنے کے قاعدہ میں تبدیلی کے بعد متنبہ کرنے کی ایک خاص تختی لگی ہونی چاہیئے۔

(۳) بسوں کے دروازے تبدیل کرکے دائیں طرف لگائے جائیں۔ (۴) ٹریفک انڈیکیٹر کو لازمی قرار دیا جائے۔ (۵) ڈرائیونگ ٹسٹ میں اور زیادہ سختی برتی جائے۔ اور ٹریفک کے قانون کو سختی سے نافذ کیا جائے۔ (۶) تبدیلی کے وقت رفتار کی حدوں میں کمی کی جائے۔

(۷) موجودہ ٹریفک پولیس کو سڑک کے نئے قاعدہ کی خصوصی تربیت دی جائے۔ اور مزید پولیس کے گشتی دستوں کی تربیت کے لئے انتظامات کئے جائیں۔ (۸) رکشا ممنوع قرار دی جائے۔

اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ٹریفک کا قاعدہ تبدیل کرنے سے پاکستان کو غیر ملکی زرِ مبادلہ کی معقول بچت ہوگی۔ کیونکہ بعض منڈیوں میں بائیں طرف سے چلنے والی گاڑیوں کی قیمت دائیں طرف سے چلنے والی گاڑیوں کے مقابلہ میں کم ہے۔ اسی تبدیلی سے پاکستان میں پرزوں کو جوڑ کر موٹر گاڑی تیار کرنے کی صنعت کی بھی ہمت افزائی ہوگی۔ کچھ فرموں نے پاکستان میں پرزے جوڑ کر گاڑیاں تیار کرنے کے پلانٹ قائم کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ لہذا ممکن ہے۔ کہ وہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں کو برآمد کرنے کے لئے بھی گاڑیاں تیار کرسکیں۔ کیونکہ ان تمام ملکوں میں بائیں طرف سے چلنے والی گاڑیاں استعمال ہوتی ہیں۔ اسی تبدیلی سے پاکستان میں بھی سڑک پر چلنے کے اسی قاعدہ پر عمل ہونے لگے گا۔ جو دنیا کے بیشتر ملکوں میں رائج ہے۔ یورپ۔ مشرق وسطیٰ براعظم شمالی امریکہ۔ لاطینی امریکہ۔ اور مشرق بعید میں "دائیں جانب چلو" کا قاعدہ رائج ہے۔ چند ممالک٭ نے حال میں سڑک پر چلنے کا قاعدہ تبدیل کیا ہے۔٭

٭ ان میں ارجنٹائنا۔ آسٹریا۔ چین اور کناڈا کا صوبہ نیو فاؤنڈلینڈ شامل ہے۔

سو سال پرانے اخبار کی فروختگی

نیویارک ۶ر اپریل۔ ۱۰۳ سالہ صبح کا اخبار "سینٹ لوئی گلوب ڈیموکریٹ" مسٹر سموئیل کے ہاتھ فروخت کردیا گیا ہے۔ جو مشرقی امریکہ میں ۹ اور مغربی امریکہ میں ایک اخبار کے پہلے سے مالک ہیں۔ انہوں نے ۶۲½ لاکھ ڈالر قیمت ادا کی ہے۔ اخبار کے ساتھ انہیں ایک ٹیلی ویژن اسٹیشن میں اخبار کا حصہ بھی ملا ہے۔ اس کے سابق مالک لنسنگ رے کا کہنا ہے۔ کہ چونکہ ان کا لڑکا فوت ہوچکا ہے۔ اور وہ خود صحت اور عمر کی وجہ سے اخبار نہیں چلا سکتے ہیں۔ اس لئے اخبار کو فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔ یہ اخبار روزانہ ۳ لاکھ اور اتوار کو ۳ لاکھ ۶۰ ہزار فروخت ہوتا ہے۔ مسٹر لنسنگ رے اس کے بورڈ کے چیئرمین رہیں گے۔

حج کے لئے بحری جہاز پر جگہیں

کراچی ۶ر اپریل۔ حج کے سلسلہ میں بحری جہاز پر جگہوں کے لئے مغربی پاکستان کی تمام ریاستوں اور صوبوں سے وصول ہونے والی درخواستیں ان کوٹوں سے تجاوز کرچکی ہیں۔ جو ان علاقوں کو الاٹ کئے گئے تھے۔ درخواست کنندگان کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ بحری جہاز پر جگہوں کے لئے درخواستیں نہ دیں۔ کیونکہ درخواستیں پہلے ہی کثیر تعداد میں وصول ہوچکی ہیں۔ اور اب درخواستیں دینے والوں کو جگہ ملنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

مجیب الرحمٰن بری کردیئے گئے

ڈھاکہ ۷ر اپریل۔ مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے جنرل سکرٹری اور فضل الحق کابینہ کے سابق رکن شیخ مجیب الرحمٰن اور ان کے تین ساتھیوں کو کل عدالت سے ڈسچارج کردیا گیا۔ ان پر ڈھاکہ جیل کے ہنگامہ میں حصہ لینے کا الزام تھا۔ یہ ہنگامہ پچھلے سال ۶ر مئی کو ہوا تھا۔ جبکہ عملہ جیل اور عوام میں سے بعض لوگ زخمی بھی ہوئے تھے۔

شاہی جرگہ کی طرف سے افغانستان کے رویہ کی مذمت

کراچی ۶ر اپریل۔ کابل میں پاکستانی سفارت خانہ پر حملہ کرنے کے خلاف احتجاجی مظاہرے اور جلسے بدستور ہو رہے ہیں۔ کوئٹہ کے پاس قبائلیوں کے ایک جرگہ نے مذمت کی قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں افغان حکمرانوں کی مذمت کے علاوہ حکومت پاکستان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ایسے واقعات کو روکنے کے لئے مؤثر قدم اٹھائے شاہی جرگہ کے صدر نے اور جمعیت علماء کے صدر مسٹر راغب احسن نے حکومت کو اس سلسلہ میں پورے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ سردار اورنگ زیب نے ایک بیان میں افغان مفاد پرستوں کے رویہ کی شدید مذمت کی ہے انہوں نے حکومت پاکستان کو پورے تعاون اور امداد کا یقین دلایا ہے اس کے علاوہ بھی قبائلی علاقوں میں جلسے ہوئے جن میں غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔

خانپور میں کپڑے کا بہت بڑا کارخانہ

بغداد الجدید ۶ر اپریل۔ حکومت بہاولپور نے خانپور میں کپڑے کا ایک اور کارخانہ قائم کرنے کے لئے منظوری دے دی۔ اس کارخانہ میں پندرہ ہزار تکلے اور تین سو کرگھے نصب کئے جائیں گے ریاستی حکومت نے ایک ایسی فیکٹری کے قیام کے لئے بھی قدم اٹھایا ہے جو سلے سلائے کپڑے مہیا کرے گی مرکزی حکومت پہلے ہی اس فیکٹری کی منظوری دے چکی ہے۔

ریاست بھر میں چینی کا ایک کارخانہ۔ ایک سیگریٹ فیکٹری۔ دیاسلائی کا کارخانہ اور ایک بیڑی کا قیام بھی زیر غور ہے۔

زرعی معیشت کے لئے دس لاکھ روپے

بغداد الجدید ۷ر اپریل۔ حکومت بہاولپور نے نئے مالی سال کے بجٹ میں ریاست کی زرعی معیشت کو تقویت پہنچانے کے لئے دس لاکھ روپے کی رقم رکھی ہے۔ اس رقم سے زرعی منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

سندھ میں گتہ سازی کا کارخانہ

کراچی ۶ر اپریل۔ حکومت پاکستان نے سندھ میں گتہ سازی کے ایک کارخانے کی منظوری دے دی ہے۔

امریکہ کی تباہی کیلئے ایک بم کافی ہے

واشنگٹن ۶ر اپریل۔ امریکی شہری دفاع کے افسر اعلیٰ مسٹر پیٹرسن نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ امریکی صنعت کو تباہ کرنے کے لئے ایک بم کافی ہے انہوں نے بتایا امریکہ کے لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ حملہ ہوائی یا ساحل سے ہوگا۔ افسر اعلیٰ نے انکشاف کیا کہ جراثیمی حملہ بھی ہوسکتا ہے اور اس کے علاوہ مویشیوں اور پودوں میں بھی جراثیم پھیلائے جاسکتے ہیں۔

معاہدات کی توثیق پر جرمنی کا اظہار اطمینان

بون ۶ر اپریل۔ مغربی جرمنی کی حکومت نے اس بات کے اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ نے انتہائی عجلت سے جرمن اقتدار اعلیٰ کی بحالی اور اس کے داخلہ تنظیم شمالی اوقیانوس سے متعلق معاہدات پیرس کی توثیق کردی۔

حکومت بون کے ایک ترجمان نے امریکی سینٹ کے فیصلہ کی توثیق کو ایک ایسی قوم کا فیصلہ کن قدم قرار دیا جس نے مابعد جنگ میں آزاد قوموں کو متحد کرنے میں ایک اہم حصہ ادا کیا ہے۔

تازہ حادثہ پر غور کرنے کیلئے حفاظتی کونسل کا اجلاس بلایا جائے

قاہرہ ۶ر اپریل۔ مصر نے اسرائیل مصری صلح کمیشن پر زور دیا ہے کہ تازہ حادثے پر غور کرنے کیلئے صلح کمیشن کا اجلاس بہت جلد بلایا جائے۔ مصری حکومت نے ایک پریس نوٹ بھی جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی دستے بکتر بند گاڑیوں میں سوار ہوکر غزہ کے قریب مصری سرحد کو عبور کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ان کو روکنے اور اپنے دفاع کے لئے مصری سپاہیوں کو گولی چلانی پڑی جس میں دو اسرائیلی سپاہی ہلاک اور ۱۹ زخمی ہوئے۔ اسرائیل نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ حالیہ حادثہ پر غور کرنے کے لئے فوری طور پر حفاظتی کونسل کا اجلاس بلایا جائے اسرائیلی ترجمان کا کہنا ہے کہ جب اسرائیل سپاہی گشت کے لئے سرحد کے پاس آئے تو غزہ کے قریب مصری چوکی سے ان پر گولیاں برسنے لگیں۔ اپنے زخمیوں کو اٹھانے کے لئے انہیں بھی جواب میں گولی چلانی پڑی۔ اسرائیلی ترجمان یہ بتانے سے قاصر رہا ہے کہ اس جنگ میں مصر کے کتنے سپاہی ہلاک یا زخمی ہوئے۔٭

٭ یہودیوں کے ترجمان نے ایک بیان میں مصر پر الزام لگایا ہے کہ اس نے حادثہ غزہ کا انتقام لینے کے لئے یہ کارروائی کی ہے۔ ورنہ اسرائیلی سپاہیوں کا ارادہ جارحیت کے منافی تھا۔ تاہم اس نے زور دیا ہے کہ حفاظتی کونسل کا اجلاس فوری طور پر طلب کیا جائے۔

اولاد نرینہ۔ ابتدا حمل میں اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے
قیمت گیارہ روپے
دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

کل پندرہ ہزار پاکستانیوں نے واگہ کی سرحد عبور کی

لاہور ۷ اپریل ۔ کل بھی لاہور کے ہزاروں شہری امرتسر اور جالندھر جانے کے لئے عارضی ویزا اور کرنسی حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف رہے ۔ قابل اعتماد اطلاع کے مطابق دس بجے شب تک بذریعہ واگہ تقریباً پندرہ ہزار اشخاص امرتسر گئے ۔ پرسوں اسی راستہ سے تقریباً ۸ ہزار اشخاص نے سرحد عبور کی تھی ۔ ریلوے حکام کی اطلاع یہ ہے کہ کل دو سپیشل گاڑیوں کے ذریعہ سینکڑوں اشخاص امرتسر گئے ۔

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں ۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں ۔ اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دیدیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں ۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر بیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے ۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے ۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے ۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی ۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا ۔ باقی ۱/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا ۔ کسی ممبر کو پہلے سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا ۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا ۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم بابقایا

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے ۔ اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم ۔ دوم اہل حرفہ کا ۔ سوم ملازمین کا ۔ چہارم مستورات کا ۔ پنجم مختص بالذات ۔ اوّل ۔ دوم و سوم کا یونٹ ضلع ہوگا ۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدواروں پر خرچ ہوگی ۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا ۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی ۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا ۔

یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے ۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے ۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے ۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں یہ صدقہ جاریہ ہے ۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں ۔ ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

مسٹر چرچل کے مستعفی ہونے سے برطانیہ کی خارجہ پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا

لنڈن ۷ اپریل ۔ برطانوی قیادت کی حالیہ تبدیلیاں برطانوی خارجہ پالیسی پر اثر انداز نہیں ہونگی ۔ گذشتہ تین ساڑھے تین برس میں مسٹر انتھونی ایڈن نے جو پالیسی مرتب کی ہے ۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی

برطانیہ کی موجودہ خارجہ پالیسی میں سب سے زیادہ اہمیت روس سے بات چیت کے انعقاد کو حاصل ہے ۔ دفتر خارجہ کا خیال ہے کہ چار بڑوں کی ملاقات جلد سے جلد ہونی چاہیئے ۔ لیکن اس سے پہلے مغربی جرمنی کو از سر نو مسلح کرنے کے معاہدات پیرس کی توثیق اشد ضروری ہے چار بڑوں کی مذکورہ بات چیت سے پہلے مغربی اتحادیوں کے مابین صلاح مشورہ ہونا چاہیئے ۔ اور مناسب تیاری کیلئے وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس بھی بلائی جانی چاہیئے ۔ وزرائے خارجہ کی اس ملاقات میں جرمنی کے اتحاد ۔ تخفیف اسلحہ اور یورپی دفاعی نظام کے قیام کے سوالات زیر غور آنے چاہئیں ۔ کیونکہ چار بڑوں کی کانفرنس میں انہیں امور پر غور کیا جائے گا ۔

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ایک یونٹ کی حکومت کے لئے متعدد دفاتر منتقل کرنے کے

احکام جاری کردیئے گئے

لاہور ۷ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ حکومت پنجاب کے کئی محکموں کے عملہ کو سول سیکرٹریٹ کی عمارات سے منتقل ہونے کا حکم دے دیا گیا ہے ۔ اور انسپکٹر جنرل جیل خانجات کا دفتر کل سنٹرل جیل کی حدود میں منتقل ہونا شروع ہو گیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ پولیس کے دفتر کا عملہ محکمہ دفاع کی عمارت میں منتقل ہوگا ۔ محکمہ صحت کے دفتر کو بریڈو ڈبیرکس میں اور فنانشل کمشنروں کے دفاتر کو محکمہ بجلی کی عمارت میں منتقل کیا جائے گا ۔ متعلقہ سرکاری حلقوں کی اطلاعات کے مطابق یہ اقدامات مغربی پاکستان کی حکومت کے مرکزی سکرٹریٹ کے دفاتر کے لئے مناسب عمارات مہیا کرنے کے لئے کئے جا رہے ہیں ۔

ایک یونٹ کی حکومت میں بعض کلیدی عہدوں کے لئے کل عملہ کا انتخاب ہو گیا ہے ۔ خیال ہے مجوزہ حکومت میں تمام بڑے بڑے عہدوں کے لئے انتخاب اسی ہفتہ مکمل ہو جائے گا ۔ کل مسٹر جی احمد نے مغربی پاکستان کے نامزد چیف سکرٹری مسٹر این ۔ اے فاروقی اور چیف انجینئر پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی پنجاب کے ہمراہ ایک یونٹ کی حکومت کی عمارات اور عملہ کی رہائش وغیرہ کے لئے بعض عمارات دیکھیں ۔

امرتسر میں پاکستان اور ہندوستان کی ہاکی ٹیموں کا میچ برابر رہا

امرتسر ۷ اپریل ۔ کل امرتسر میں مشرقی پنجاب پولیس اور پاک پنجاب پولیس کے درمیان نمائشی ہاکی میچ ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہو گیا ۔ دونوں ٹیموں نے ایک ایک گول کیا ۔ پہلا گول پاک پنجاب کی ہاکی ٹیم نے کیا ۔ جسے مقامی ٹیم نے دوسرے ہاف میں اتار دیا ۔ مشرقی پنجاب پولیس ٹیم میں آٹھ اولمپک کھلاڑی شامل تھے ۔ میچ شروع ہونے سے پہلے گورنر مشرقی پنجاب کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا ۔ جس میں امرتسر آنے والے پاکستانی باشندوں اور ٹیم کے کھلاڑیوں کو خوش آمدید کہا گیا تھا ۔ اور پاکستان سے دوستی کے جذبات کا اظہار کیا گیا ۔ کل چند پندرہ ہزار اشخاص نے میچ دیکھا ۔ ان میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خان بھی شامل تھے ۔

پاکستانی ٹیم اپنے منیجر مسٹر عبد الحمید باجوہ اور چودھری حق نواز کے ہمراہ امرتسر پہنچی تھی ۔ اٹاری پر ٹیم کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا ۔ اور انہیں امرتسر تک اٹھارہ میل کے راستے پر جلوس کی صورت میں لے جایا گیا ۔ راستے میں جگہ جگہ آرائشی دروازے لگائے گئے تھے ۔ پاکستانی ٹیم کے منیجر نے کہا ۔ "ہمارا جو پرتپاک خیر مقدم کیا گیا ۔ اس کے لئے ہم شکر گذار ہیں" ۔ امرتسر میں پاکستانی باشندوں کی آمد سے شہر کا نقشہ ہی بدل گیا ہے ۔ اور ہر کہیں پاکستانی مہمانوں کا شاندار خیر مقدم کیا جا رہا ہے ۔

کلفٹن میں معدنی دولت کی کان

کراچی ۷ اپریل ۔ پاکستانی سائنسدانوں کی تحقیقات کے مطابق وفاقی دارالحکومت سے تین میل دور کلفٹن جو ان دنوں صرف ایک تفریح گاہ کی حیثیت رکھتی ہے ۔ معدنی دولت کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ثابت ہو سکتی ہے ۔ سائنسدانوں نے انکشاف کیا ہے ۔ کہ کیماڑی اور کورنگی کے درمیان دس میل لمبی پٹی میں جو چمکدار سیاہ ریت پائی جاتی ہے ۔ اس میں ابرق اور سٹانیم کی بھاری مقدار پائی جاتی ہے ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے ۔ کہ کلفٹن کی ریت میں ۵۰ فی صد کے قریب ایسڈوں کو حل کرنے والے مادے بھی پائے جاتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں صحیح نتائج اخذ کرنے کے لئے پورے علاقے کی مختلف ۴ گہرائیوں کی ریت کا باقاعدہ معائنہ اور تجزیہ کیا جائیگا ۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

غلہ :۔ گندم ۱۱/۴ تا ۱۱/۱۲ ماش سیاہ ثابت ۱۲/- تا ۱۲/۸ ماش سبز ۱۳/- تا ۱۴/- مونگ ثابت ۹/- تا ۱۰/- مسور ثابت ۷/- تا ۸/- دال ۱۰/۱۲ تا ۱۱/- چنے ۶/۸ کابلی چنے ۹/- تا ۱۱/- شکر ۱۱/- تا ۱۴/۸ چینی دیسی ۲۰/- تا ۳۲/- باجرہ ۷/- تا ۸/- مکی ۷/- تا ۸/- تیل توریہ ۳۶/- تا ۳۷/- تیل بنولہ ۴۱/- تا ۴۲/- تیل ناریل ۱۲۲/- تیل تلی ۷۰/- دیسی گھی ۱۵۵/- تا ۱۵۷/- تا ۱۶۵/- روپے بناسپتی گھی ۳۳/۱۲ تا ۳۵/۴ سرخ ۳۰/- تا ۴۰/- کالی مرچ ۲۵/- لونگ ۹۰/- الائچی ڈوڈہ ۲۹۵/- الائچی خورد ۵۴/- ہلدی ۷/- تا ۸/- نمک ۲/۴ تا ۸/۴ دیسی صابن ۳۲/- تا ۳۶/- صرافہ :۔ سونا ۱۰۳/- تا ۱۰۳/- پونڈ ۶۵/- چاندی ٹیکسالی ۱۴۵/- چاندی ۱۵۴/- تا ۱۶۰/- بادام ۵۰/- تا ۷۰/- کشمش ۴۰/- تا ۵۰/- کھوپرا ۱۲۰/- گری بادام ۲۵۰/- روپے